جلد ۲۳ | مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۷

جاپان ـــــ اور ـــــ مسلمان

ہندوستان کے غدار کون ہیں؟

مشرق کی سب سے زیادہ طاقت ور حکومت جاپان کا عام مسلمانوں کی طرف عموماً اور مسلمان حکومتوں کی طرف خصوصاً دوستانہ رجحان دیکھ کر مغربی استعمار پرستوں کے سینوں پر سانپ لوٹے تو ایک بات بھی ہے۔ کیونکہ تمام دنیا پر حکومت کرنا۔ یا کم از کم اسے اپنے زیر اثر رکھنا وہ اپنا موروثی حق سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ غلام آباد ہند میں قرنوں سے غلامی کی زندگی بسر کرنے والے ہندوؤں کے لئے اسلامی دنیا اور جاپان کے دوستانہ تعلقات کیونکر روح فرسا اور رنج افزا بن سکتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ ہندوؤں کا ایک کوتہ اندیش اور تنگ دل طبقہ ایسا ہے۔ جو اس میں بھی اپنے لئے سامانِ اذیت محسوس کر رہا۔ اور اپنی جبلی عادت کے مطابق اس کوشش میں معروف ہے کہ مسلمانوں کو جاپان سے۔ اور جاپان کو مسلمانوں سے متنفر کرے۔ ایسے ہی لوگوں کے ترجمان اخبار "پرتاپ" نے "اسلام اور جاپان" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر دو دھاری تلوار چلائی ہے۔ یعنی ایک طرف تو جاپان کو مطلب پرست اور خود غرض بتایا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف کئی قسم کے عیوب بیان کئے ہیں:۔

"کوبے میں حکومتِ جاپان نے ایک عظیم الشان مسجد تیار کر کے مسلمانوں سے وہ حسنِ سلوک کیا ہے۔ جس کی آج تک حکومتِ برطانیہ کو بھی توفیق نہیں ملی۔ حالانکہ اس کے ماتحت تمام حکومتوں سے زیادہ تعداد میں مسلمان بستے ہیں۔ اور انہوں نے نہایت اڑے وقتوں میں برطانیہ کی نہایت شاندار خدمات سر انجام دی ہیں۔ حکومتِ جاپان کے اس سلوک کو مسلمانوں نے قدر تاً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ان کے دلوں میں جاپان کی محبت کا جذبہ پیدا ہوا" اس جذبہ کو زائل کرنے کے لئے "پرتاپ" لکھتا ہے:۔

"جن لوگوں نے کوبے کی مسجد کو اسلام کی فتح کا زبردست نشان سمجھا۔ انہیں کیا معلوم کہ جاپان کی نگاہ کس چیز پر ہے۔ جو اسلامی ممالک کی اقتصادی تسخیر چاہتا ہے۔ اور مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ایک طرح سے اس نے انہیں رشوت پیش کی ہے۔ اگر دو چار لاکھ جاپانی مسلمان ہو بھی جائیں۔ تو اس کا کیا بگڑتا ہے۔ کیونکہ جو جاپانی مسلمان ہونگے۔ وہ غدارِ وطن نہیں ہو سکتے"

مطلب یہ ہے۔ کہ جاپان خواہ مسلمانوں کے ساتھ کتنا ہی اچھا سلوک کرے۔ اور خواہ دو چار لاکھ جاپانی مسلمان بھی ہو جائیں۔ تو بھی مسلمانوں کے دل میں جاپان کی ہمدردی نہیں پیدا ہونی چاہئے۔ کیونکہ جاپان کی اصل غرض اسلامی ممالک کی اقتصادی تسخیر ہے۔ اور جاپانی مسلمان ہو کر بھی اپنے ملک سے غداری نہیں کریں گے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کے دلوں میں ان لوگوں سے ہمدردی نہ پیدا ہو۔ جو ان کے ساتھ عمدہ سلوک کریں۔ جو اپنے ملک میں اشاعتِ اسلام کے لئے آسانیاں بہم پہنچائیں۔ اور جو اسلام کو عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھیں۔ بلکہ اسلام قبول کرنے پر بھی آمادہ نظر آئیں۔ تو کیا ان لوگوں کو وہ اپنا ہمدرد سمجھیں۔ جو صدیوں کی ہمسائگت کے باوجود آج بھی مسلمانوں کو ذلیل ترین مخلوق سمجھتے۔ ان کے سایہ تک سے بھاگتے۔ اور انہیں ہندوستان سے نکل جانے کا الٹی میٹم دے چکے ہیں۔ پھر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر جاپان اسلام کے مقابلہ میں مذہبی طور پر مسخر ہو جائے۔ یعنی اہلِ جاپان بکثرتِ اسلام قبول کر لیں۔ تو پھر کسی مسلمان کو قطعاً کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر جاپان کو اسلامی ممالک کی اقتصادی تسخیر میں کامیابی حاصل ہو جائے کیونکہ اس وقت خود جاپان ایک اسلامی ملک ہوگا اور دیگر اسلامی ممالک اور اس کے فوائد جدا نہ ہونگے۔ بلکہ ایک ہی ہو جائیں گے:۔

پس جاپان کی غرض خواہ کچھ ہو۔ جب وہ مسلمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے۔ اور اسلامی ممالک سے اچھے تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ تو مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف اپنے دلوں میں اس سے ہمدردی رکھیں۔ بلکہ عملی طور پر بھی اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں۔ باقی رہا یہ کہ جاپانی مسلمان ہونے کے بعد غدارِ وطن نہ ہوں گے۔ اس سے مسلمانانِ ہند پر جو چوٹ کی گئی ہے۔ اس کی وضاحت آگے چل کر "پرتاپ" نے یوں کی ہے۔ کہ:۔

"صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں قومیت مذہب پر مبنی ہے۔ جہاں مسلمانوں کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ وہ مسلمان پہلے ہیں۔ اور ہندوستانی پیچھے۔ یہی نہیں۔ بلکہ جہاں کھلم کھلا کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب اسلام ہے۔ اور ہمارا وطن ساری دنیا۔ وہ ہندوستان کی دوسری جماعتوں سے ملنا نہیں چاہتے"۔

پھر لکھا ہے:۔

"انگلستان میں اقلیتوں کا کوئی سوال نہیں۔ اور نہ ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے کسی حاکم کو سیاہ و سفید کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ انہوں نے اپنے حقوق کی حفاظت کی آڑ میں سوراجیہ کا سوال ہی پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ جاپان کے مسلمان ہندوستان کے مسلمان نہ ہونگے وہ دوسرے باشندوں کے ساتھ مل جل کر رہیں گے"۔

اگر غیر مسلم اپنی کوتاہ نظری سے مسلمانوں کے اس دعوے کا کہ ہم مسلمان پہلے ہیں۔ اور ہندوستانی پیچھے یہ مطلب قرار دیں۔ کہ ہندوستانی مسلمان اپنے وطن کے غدار ہیں۔ تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ ساتھ ہی اپنے وطن اور اپنی حکومت کا وفادار ہونے کا بھی اقرار کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ اور اسلام نے وطن فروشی اور غداری کو بہت بڑا جرم قرار دیا ہے۔ البتہ مسلمانانِ ہند اس بات کے مجرم ضرور ہیں۔ کہ ہندوؤں کے غیر منصفانہ رویہ اور جابرانہ طریق عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق کی حفاظت کے متعلق انہیں اطمینان دلایا جائے۔ مگر ہندو اپنی اکثریت کے گھمنڈ میں مسلمانوں کی یہ بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ اب انہوں نے تمام اقلیتوں اور خصوصاً مسلمانوں کو یہ حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد ہندوستان کو اپنے وجود سے خالی کر دیں۔

اب کوئی انصاف پسند بتائے۔ کیا جس اکثریت کا اقلیت کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ اور جو اقلیت کو اس طرح مٹانے پر تلی ہوئی ہو۔ اسے یہ شکوہ کرنے کا حق ہو سکتا ہے۔ کہ "مسلمانوں نے اپنے حقوق کی حفاظت کی آڑ میں سوراجیہ کا سوال ہی پس پشت ڈال دیا ہے۔" اور پھر اس وجہ سے مسلمانوں کو "وطن کے غدار" ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ جو لوگ سوراجیہ حاصل ہونے سے قبل ہی مسلمانوں کو ہندوستان سے ختم کر دینے کا اعلان کر رہے ہیں۔ کیا ان کے ساتھ مل کر سوراجیہ حاصل کرنے کی مسلمان اس لئے کوشش کریں۔ کہ ہندوستان میں سیاہ وسفید کرنے کی طاقت حاصل کرکے وہ مسلمانوں کا جلد خاتمہ کر دیں؟

ان حالات میں مسلمانوں کے متعلق شکوہ کرنا اور انہیں وطن کے غدار قرار دینا حد درجہ کی بے ہودگی اور پرلے درجہ کی شرارت ہے وطن کے غدار مسلمان نہیں۔ بلکہ وہ ہندو ہیں جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مسلمان اور دوسری اقلیتیں ہندوستان میں زندہ رہیں۔ مسلمان تو اس وقت بھی سیاسی لحاظ سے گئی گزری حالت میں ہوتے ہوئے وہ ہیں کہ جن محدودے حلقوں میں انہیں مؤثر اکثریت حاصل ہے۔ وہاں اقلیتوں کے ساتھ بہترین سلوک کر رہے ہیں۔ چنانچہ صوبہ سرحد کے متعلق خود ہندو اخبارات نے ایک مسلمان لیڈر ڈاکٹر خان صاحب کا اعلان شائع کیا ہے۔ جو انہوں نے تمام اضلاع کے پارلیمنٹری بورڈ کے ممبروں کے جلسہ میں کیا۔ اور جو یہ ہے کہ:-

"میرے دل میں اکثریت اور اقلیت کا خیال ہی نہیں۔ ہم سب بھائی ہیں۔ ہم ہندوؤں اور سکھوں کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کو تیار ہیں۔"

(ہندو ماترم ۱۴ جنوری)

ایک طرف ان الفاظ کو دیکھئے اور دوسری طرف ہندو مہاسبھا کے ان الفاظ کو کہ "ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے۔ ہندوؤں کے علاوہ جو قومیں ہندوستان میں آباد ہیں۔ انہیں جلد یا بدیر اس ملک کو اپنے وجود سے خالی کر دینا پڑے گا۔" اور پھر بتائیے۔ کہ وہ کون غداران وطن ہیں۔ جو ہندوستان کے مفاد کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر نہیں رہنا چاہتے۔ اس کا یقینی طور پر جواب یہی ہوگا۔ کہ وہ ہندو مہا سبھائی ہیں؛

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔

ضروری ہے کہ اس اعلان کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کرکے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کی سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں؛

نوٹ:- جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے بغیر کسی مزید انتخاب کے مجلس مشاورت میں بطور اپنی جماعت کے نمائندے کے شریک ہو سکتے ہیں؛

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"مجاہد" میں اڑتیس افراد کے احمدیت سے ارتداد کا جھوٹا اعلان

اخبار "مجاہد" جو آج کل سلسلہ احمدیہ کے خلاف دروغ بافی کذب بیانی افترا پردازی اور بہتان طرازی میں ان تمام ننگِ اسلام حرکات سے کام لے رہا ہے۔ جو ہمیشہ تاریکی کے فرزندوں کا خاصہ رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی سے جل بھن کر یکم جنوری کے "مجاہد" میں "اڑتیس مرزائی مشرف باسلام ہو گئے" کے زیر عنوان کسی ملا "محمد کامل" کی طرف سے لکھتا ہے۔ کہ چک ۸۰ جنوبی ضلع سرگودھا کے اڑتیس احمدی ۲۵ سال تک احمدی رہنے کے بعد یکم شوال کو جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گئے۔" "مجاہد" نے ان میں سے بعض کو گوندل بعض کو چیمہ اور بعض کو منل قرار دیا ہے۔ اس اعلان کی اصل حقیقت ذیل کے مراسلہ سے ظاہر ہے۔

(۱) گوندل خاندان کے افراد میں سے صرف خوشی محمد جماعت احمدیہ میں شامل تھا۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا اسے نظارت امور عامہ نے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں میں کیا تھا۔ اس بات کو غیر احمدی بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ مگر اب اس کو احمدی قرار دے کر اس کے ارتداد کا مجاہد نے اعلان کیا ہے۔ جو صریح طور پر جھوٹ ہے۔ دوسرے لوگ جن کے نام پیش کئے گئے قطعاً احمدی نہیں؛

(۲) چیمہ خاندان میں سے کوئی شخص احمدی نہیں۔ اور نہ کسی فرد واحد نے کبھی جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔ یہ لوگ عرصہ ایک سال سے ضلع لائل پور سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور وہابی ہیں۔

(۳) منل قوم کے جن لوگوں کے احمدیت سے ارتداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں سے قطب الدین احمدیوں سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن نمازیں غیر احمدیوں کے ساتھ ہی پڑھتا تھا۔ باقی افراد کو احمدیوں سے کسی قسم کا واسطہ نہیں تھا۔ خواہ مخواہ فریب کاری سے کام لیا گیا ہے۔

اس بارے میں ہم محمد کامل امام مسجد چک ۸۰ کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ چیمہ اور منل خاندان کے کسی فردِ واحد کی بیعت ثابت کرے۔ اور اگر نہ کر سکے۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعید سے ڈرے؛

خاکسار فتح خان نمبردار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۸۰ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا

ملازمت کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے اعلان

احمدی نوجوانوں کے واسطے جو انٹرنس پاس ہوں۔ اور جن کی عمر ۱۸ سے ۲۱ برس تک ہو۔ ملازمت کے واسطے جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں ایک موقعہ ہے۔ اس میں نام رجسٹر کرانے کے لئے ایک درخواست لکھ کر مجھے بھیج دیں۔ درخواست منظور ہو جانے پر وسط ہند میں امتحان دینے کے واسطے جانا ہوگا۔ امتحان میں پاس ہونے پر کلرکی یا تار کا کام سیکھنا ہوگا۔ ہر درخواست کے ساتھ اڑھائی آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں؛

مفتی محمد صادق قادیان

خلافتِ احمدیہ کے منکرین کی معاندانہ کارروائیاں

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی جلسہ سالانہ پر تقریر

(گزشتہ سے پیوستہ)

تین قسم کی معاندانہ کارروائیاں

اب میں خلافتِ احمدیہ کے منکروں کی بعض معاندانہ کارروائیاں پیش کرتا ہوں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی معاندانہ کارروائیاں بلحاظ زمانہ کے تین قسم کی ہیں۔ اول وُہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کرتے رہے۔ دوسری وُہ جو خلافت اولیٰ کے وقت میں کیں۔ تیسری وُہ جو خلافت ثانیہ کے خلاف کیں۔ پہلے میں ان کارروائیوں کو لیتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں اُن لوگوں نے کیں۔

جلسۂ مہوتسو کا واقعہ

سب سے پہلا واقعہ جو اس وقت کے اکثر لوگوں کو معلوم ہوا۔ اور جس کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جلسہ مہوتسو کا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور کے بعض معزز لوگوں نے ایک کمیٹی بنا کر یہ انتظام کیا۔ کہ ہندوستان کے موجودہ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی جائے۔ کہ وُہ کمیٹی کے تجویز کردہ پانچ اہم سوالوں پر اپنے اپنے مذہب کی رُو سے اظہار خیال کریں۔

اس کمیٹی کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دعوت نامہ خواجہ کمال الدین صاحب لے کر آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان دنوں اسہال کی تکلیف تھی۔ باوجود اس کے آپؑ نے مضمون لکھا۔ لیکن جب وُہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواجہ صاحب کو دیا۔ تو انہوں نے اس پر بہت کچھ نا امیدی کا اظہار کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ یہ مضمون قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے گا۔ اور خواہ مخواہ ہنسی کا موجب ہوگا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے بتایا۔ کہ مضمون بالا رہے گا۔ چنانچہ آپ نے قبل از وقت اس الہام کے متعلق ایک اشتہار لکھ کر لاہور میں شائع کرنا مناسب سمجھا۔ پہلے تو ارادہ فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب کو وُہ مضمون دے دیں۔ کہ لاہور میں اُسے چھپوا کر شائع کر دیں۔ مگر بعد میں جبکہ خواجہ صاحب نے اس مضمون پر بہت کچھ اظہار مایوسی کیا۔ تو حضورؑ نے اس اشتہار کو قادیان میں ہی چھپوایا۔ اور خواجہ صاحب کو دیا۔ کہ اُسے تمام لاہور میں شائع اور چسپاں کیا جائے۔ خواجہ صاحب کو بہت کچھ تسلی اور تشفی بھی دی۔ مگر انہوں نے نہ خود اشتہار شائع کیا۔ اور نہ اور لوگوں کو شائع کرنے دیا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم بتا کر جب بعض لوگوں نے خاص زور دیا۔ تو رات کے وقت چند اشتہار دیواروں پر بہت اونچے لگوا دیئے۔ تاکہ لوگ پڑھ نہ سکیں۔

آخر وُہ دن آیا۔ جبکہ وُہ مضمون سنایا جانا تھا۔ جب مضمون سنانا شروع ہوا۔ تو ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے۔ کہ لوگ بُت بن گئے۔ اور ایسا ہوا۔ کہ گویا اُن پر سحر کیا ہوا ہے وقت مقررہ گزر گیا۔ مگر لوگوں کی دلچسپی میں کمی نہ آئی۔ اور وقت بڑھانا پڑا۔ مگر وُہ بھی کافی نہ ہوا۔ آخر لوگوں کے اصرار پر جلسہ کا ایک دن اور بڑھایا گیا اور اس دن بقیہ لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ختم ہوا۔ مخالف اور موافق سب نے بالاتفاق کہا۔ یہ مضمون سب سے بالا رہا۔ اور خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی بات پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار

اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وُہ اشتہار نقل کرتے ہیں۔ اور پھر اس جلسہ کے پریذیڈنٹ کے ریمارکس درج کرکے حاضرین کو اس پیشگوئی کی عظمت اور اس کا ظہور اور اس کے مقابل پر خواجہ صاحب کی کمزوریٔ ایمان کا اندازہ کرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار بعنوان "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" دیا۔ وُہ یہ ہے:۔

"جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وُہ مضمون ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے اس میں قرآن شریف کے وُہ حقائق۔ اور معارف درج ہیں۔ جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنیگا میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا۔ اور ایک نیا نُور اس میں چمک اُٹھے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اُس کے ہاتھ آجائے گی۔ یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف وگزاف کے داغ سے منزّہ ہے مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ کہ تا وُہ قرآن شریف کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے۔ کہ وُہ تاریکی سے محبت کرتے اور نُور سے نفرت رکھتے ہیں۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وُہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وُہ نور ہے جو دُوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اس کو اول سے آخر تک سنیں۔ شرمندہ ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہیں ہونگی۔ کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔ خواہ وُہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ۔ خواہ سناتن دھرم والے۔ یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا۔ کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا۔ جو ارد گرد پھیل گیا۔ اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا۔ وُہ بلند آواز سے بولا۔ کہ اللّٰہ اکبر خربت خیبر۔ اس کی یہ تعبیر ہے۔ کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے۔ اور وُہ نورانی معارف ہیں۔ اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں۔ جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے۔ اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کے صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا۔ کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کے جھوٹ کھل جائے گا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی۔ جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور مجھے یہ الہام ہوا ان اللّٰہ معک ان اللّٰہ یقوم اینما قمت۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔ اب میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اپنا اپنا حرج بھی کرکے ان معارف کے سننے کے لئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آویں کہ ان کی عقل اور ایمان کو اس سے وُہ فائدے حاصل ہوں گے۔ کہ وُہ گمان نہیں کر سکتے ہوں گے والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء"

(منقول از تبلیغ رسالت جلد ۵۔ صفحہ ۷۸ و ۷۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس پیشگوئی کا ذکر

نزول المسیح میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ الہام بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار مورخہ ۲۱ دسمبر کے قبل جلسہ ہذا دو روز کے اندر ہی دور و نزدیک شائع کیا گیا۔ اور سب لوگوں کو اس بات سے آگاہی دی گئی۔ کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا۔ پس ایسا ہی ہوا۔ کہ اس جلسہ میں جس قدر مضامین پڑھے گئے تھے۔ ان سب پر ہمارا مضمون غالب۔ اور فائق رہا۔ اور خود اس جلسہ میں غیر مذاہب کے وکلاء نے بھی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر گواہیاں دیں۔ کہ مرزا صاحب کا مضمون سب پر غالب رہا۔

اور انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ اور پنجاب آبزرور اور دیگر اخباروں نے بڑے زور سے گواہی دی۔ کہ ہمارا مضمون سب مضامین پر غالب رہا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۵)

جلسہ کے پریذیڈنٹ صاحب کا ریمارک

جلسہ کے پریذیڈنٹ نے ان الفاظ میں ریمارک کیا۔ کہ

"پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا۔ اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا۔ کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات اور آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا۔ لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا کچھ بن نہ پڑا۔ اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا عمائد پنجاب علماء فضلاء بیرسٹر وکیل پروفیسر اکسٹرا اسسٹنٹ ڈاکٹر غرضکہ اعلےٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر چار پانچ گھنٹے اس وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنا پڑا۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ کہ ماڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی۔ کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ جب وقت مقررہ کے گذرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا۔ تو حاضرین اور ماڈریٹر صاحبان نے ایک نعرۂ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مضمون شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی اور مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۷۹)

ان امور سے ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ یہ نشان کس قدر عظیم الشان تھا۔ اس کی بے قدری کرنے اور اس کو مخفی رکھنے کی جو کوشش کی گئی۔ وہ کیسی افسوسناک تھی۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء اس واقعہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اپنے ایمان کو زیادہ مضبوط کرتے۔ اور پھر ایسی لغزش نہ کرتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ایمانی کمزوری کا مواد اندر ہی اندر ترقی پاتا گیا ؛

دوسرا واقعہ

ایک اور واقعہ یہ ہوا۔ کہ لاہور کے اخبار "وطن" کے ایڈیٹر مولوی انشاء اللہ خاں نے ریویو آف ریلیجنز کی مقبولیت کو دیکھ کر یہ تجویز پیش کی۔ کہ اس میں احمدیت کے متعلق مضامین نہ ہوں۔ تو وہ اس کی امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یعنی اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ کیا جائے۔ اور عام اسلامی باتیں لکھی جائیں۔ لیکن چونکہ خطرہ تھا۔ کہ اس طرح جماعت پر بُرا اثر پڑے گا۔ اور ایک شور پڑ جائیگا۔ اس لئے احمدیوں کی خاطر یہ تجویز کی گئی۔ کہ ایک ضمیمہ بھی ریویو کے ساتھ شائع ہوا کرے۔ جس میں احمدیت کا ذکر ہو۔ اور احمدیوں کو ریویو کا پرچہ بھیجتے وقت وہ ضمیمہ بھی بھیجدیا جائے ؛

اس تجویز کو خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے مان لیا۔ اور ابھی ایک دو پرچے ہی شائع ہوئے تھے۔ کہ جماعت میں شور پڑ گیا۔ نہ معلوم کس کس احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا۔ اور ان لوگوں کے اس تغیر عظیم یا رجعت قہقری پر واویلا کیا۔ مگر ریکارڈ میں صرف یہ بات آئی۔ کہ منشی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مغفور حاجی پوری نے ایک دردانگیز خط لکھا۔ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہونچا۔ تو آپ اسے لیکر مولوی محمد علی صاحب کے کمرے میں گئے۔ اور پوچھا مولوی صاحب مسلمانوں کے کتنے رسالے شائع ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا حضور کئی شائع ہوتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا ان کو ایسی ہی مقبولیت حاصل ہے۔ جیسی آپ کے پرچہ کو مولوی صاحب نے کہا۔ کہ حضور ان کی تعریف یا مقبولیت تو ایسی نہیں اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مولوی صاحب کبھی آپ نے غور بھی کیا۔ کہ ایسا کیوں ہے۔ اس سوال پر مولوی صاحب ہوشیار ہو گئے۔ اور معاملہ بھانپ کر عرض کرنے لگے۔ حضور اس رسالہ میں حضور کی تازہ وحی اور اسلام کی تائید میں خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانات کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اور استدلال میں وہ رنگ اختیار کیا جاتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضور کو سمجھایا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ پھر میرے نشانات کا ذکر کئے بغیر کیا آپ مردہ اسلام پیش کریں گے مولوی صاحب نے کہا حضور میں تو اس تجویز کے خلاف تھا مگر خواجہ صاحب نہیں مانتے تھے۔ وہ بڑا اصرار کرتے تھے۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض خوابوں کا تذکرہ کیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ خواجہ صاحب کو ابھی لکھ دیں۔ مجھے ان کے متعلق بعض منذر رؤیا ہوئی ہیں۔ وہ توبہ و استغفار کریں۔ اور قربانی دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے خواجہ صاحب کو خط لکھ دیا۔ وہ خط جو منشی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم نے حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ یہ ہے۔

ایسیل بحضور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود امام الزمان سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ عریضہ بغرض توجہ حضور ارسال ہے اگرچہ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ اس کو پڑھ کر جواب سے معزز فرمایا جائے گا۔ گذشتہ تاریخ کے الحکم میں خاکساران خاکپائے حضور کو ایڈیٹر الحکم کی طرف سے مبارکباد دے کر ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اس خط و کتابت کا تذکرہ کیا ہے۔ جو مابین منشی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر اخبار "وطن" اور مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب سے ہوئی ہے۔ وہ مضمون ایڈیٹر الحکم کا کچھ اس قسم کا تھا۔ جو اصل حال سے دور تھا۔ جس کا مطلب خاکسار نے یہ سمجھا۔ کہ منشی انشاء اللہ خاں نے ریویو پسند کیا ہے۔ اور وطن کے خریداروں کو اس کی خریداری کے لئے توجہ دلائی ہے۔ اور ۲۰۰ خریدار ہم پہونچانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر یہ عاجز نہایت خوش ہوا۔ اور اخبار وطن کی خریداری کا مصمم ارادہ کیا۔ لیکن خاکسار کی یہ خوشی اسی وقت رنج سے بدل گئی۔ جبکہ اس خط و کتابت کو سنا۔ اور یہ معاہدہ معلوم ہوا۔ جو ان کے درمیان ہوا ہے۔ گویا ریویو کو ہمارے امام صادق اور رسول برحق کی پاک تعلیم۔ الفاظ۔ خیالات اعتقادات۔ الہامات سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اور ہم کو جو فدائے مسیح موعود ہیں خوش کرنے یا بالفاظ دیگر آنسو پونچھنے کے واسطے ایک ضمیمہ شامل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے جس کی اشاعت ہم خادمان تک ہی محدود رہے گی۔ اس قدر معلوم ہونے کے بعد مجھ خاکسار کے لئے ماتم تھا اور ہے۔

میں اپنی حالت کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ جو یہ خبر سن کر ہوئی۔ خدا تعالےٰ جو دلوں کے راز سے واقف ہے خوب جانتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر یہ لوگ اس زمانہ کے رسول کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اس رسول پر نازل ہوتا ہے۔ چھوڑ دیں گے تو وہ اور کونسی باتیں ہیں۔ جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسلام کوئی دوسری چیز ہے۔ جو اس رسول سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے۔ کیا احمد سے علیحدہ ہو کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رستہ مل سکتا ہے کیا احمد اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ فرق ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے پیدا کیا۔ جس نے محمد اور احمد میں فرق جانا اس نے ہرگز حضور کو نہیں پہچانا اس کا زبان سے اقرار محض لاف زنی ہے جس نے احمد کو چھوڑا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی چھوڑا۔ وہ ہرگز ہرگز اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کا مصداق نہیں۔ وہی احمد ہے۔ وہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جو اس وقت ہم میں موجود ہے۔ پھر جو احمد کی تعلیم کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دراصل وہ ایک ہے پھر کیا ایسا معاہدہ کرنے والے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانا چاہتے ہیں۔ یا منشی انشاء اللہ خاں کے دو سو خریدار ہم پہونچانے پر ریجھ گئے ہیں

کیا اس خدائی سلسلہ کی اشاعت انشاء اللہ خاں کی امداد پر منحصر ہے۔ ریویو پہلے کیا تھا۔ اور اب کیا ہے۔ یہ ترقی اور قبولیت منشی انشاء اللہ خان کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدا تعالےٰ ہی سب کچھ کر رہا ہے۔ اور حضور کی دعائیں ہیں اور بس ریویو صرف اس واسطے ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں عیسائیوں کے بناوٹی خدا کو انسان بنادے جس نے بالآخر وفات پائی۔ کیا یہ عقیدہ ظاہر کرنے کے واسطے ان کے لئے کوئی راہ ہے۔ جبکہ وہ مسیح موعودؑ کی پاک تعلیم کو مسیح موعود سے علیحدہ کرلیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کیا۔ تو پھر منشی انشاء اللہ خاں کے بہم پہونچائے ہوئے خریدار قائم رہ جاوینگے۔ ہرگز نہیں۔ کیا ریویو کے مضامین کی قبولیت اور قابل تعریف ہونا جناب ایڈیٹر صاحب و مینیجر صاحب نے اپنی ذات تک محدود سمجھ لیا ہے۔ اگر ان کا ایسا خیال ہے تو غلط ہے۔ اور بالکل غلط ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ حضور ہی کی برکت کا نتیجہ ہے۔ یوں ان کو اختیار ہے۔ کہ وہ علیحدہ رسالہ جاری کردیں لیکن وہ بھی دوسرے اسلامی رسالوں کی طرح بے مغز اور بے برکت ہوگا۔

منشی انشاء اللہ خاں کو ضرورت ہے۔ تو وہ ریویو کے مضامین جو ان کو پسند ہوں۔ اپنے طور پر طبع کرا کر شائع کردیا کریں۔ احمدی فرقہ کا رسالہ اسی وقت تک احمدی ہے جب تک احمد مسیح موعودؑ کی پاک تعلیم اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ ریویو کے زیادہ خریدار پیدا کرنے کا یہ منشا ہے۔ کہ اسلام یا یوں کہو۔ کہ مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت ہو۔ اگر یہ نہیں۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔ خدا کے لئے مینیجر ریویو آف ریلیجنز کو حکم دیں۔ کہ وہ اپنے ان خیالات کو چھوڑ دیں۔ ورنہ جو رسالہ یا کتاب یا اخبار ہمارے سردار حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر اور تعلیم سے خالی ہے۔ وہ ہمارا نہیں۔ ہم کو اس کی ضرورت ہے جس میں حضور کا ذکر ہو۔ اور تعلیم ہو۔ جو ہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالےٰ تک پہونچاتا ہے۔

یہ بھی عرض کرنا ضروری ہے۔ کہ خاکسار کو اپنی برادری پر کوئی بدگمانی نہیں ہے۔ بلکہ جو ایمان حضور پر خدا تعالےٰ نے مجھ کو بخشا ہے۔ جس کی تصدیق میرا بال بال کر رہا ہے۔ وہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ اشاعت اسلام کا طریقہ ہمارے بھائیوں کی طرف سے ایسا رکھا جائے۔

اس خط سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وہ سرگروہ لوگ جو آخر مرکز احمدیت سے علیحدہ ہوکر لاہور جا بیٹھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی آپ کا ذکر آپ کے نشانات اور آپ کی تعلیم کو عام لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے جی چرانے لگ گئے۔ اور جن لوگوں کی اس وقت یہ حالت ہوسکتی ہے۔ ان کے متعلق معلوم ہوسکتا ہے کہ بعد میں کیا سے کیا نہیں بن سکتے ؛

سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی عظیم الشان قومی و ملکی خدمات

ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کے رسالہ شاہکار (ایجنسی ایڈیشن) میں پروفیسر تاجور صاحب نے جناب چوہدری صاحب موصوف کے متعلق حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے۔

" سر ظفر اللہ خاں کے خلاف جو طوفان اٹھایا گیا تھا۔ اپنے عمر طبعی سے پہلے ہی فرو ہوچکا ہے سر ظفر اللہ کو اپنے جدید منصب کی ذمہ واریاں سنبھالے چند ماہ سے زیادہ نہیں گزرے۔ لیکن اسمبلی کے سربرآوردہ مسلمان راہنماؤں سے اس کی تصدیق کیجئے۔ کہ انہوں نے اس قلیل و قصیر زمانہ ملازمت میں ملت اسلامیہ کی کیسی اور کتنی خدمات انجام دی ہیں۔ اسمبلی کے ممبروں کو ان کے حالات و خدمات معلوم کرنے کا قریب سے اور اکثر موقع ملتا رہتا ہے۔ اس منصب کے بہت سے مسلمان آرزومند تھے۔ لیکن یہ کہنا کوئی شاعری نہیں ہے۔ کہ سر ظفر اللہ نے جس کاروانی۔ جوان کاری۔ جرأت اور محنت سے کام شروع کیا ہے۔ کسی دوسرے کے لئے حد درجہ دشوار تھا۔

ریلوے میں اچھے مڈل پاس کریچین اور ان سے زیادہ برادران وطنی اپنی قومی جاگیر سمجھ رکھتے ہیں سر ظفر اللہ کی چھان پھٹک نے زلزلہ پیدا کردیا ہے۔ انہوں نے ریلوے بورڈ کے ممبران۔ اسمبلی کے ریلوے ممبر ریلوے جات کے ہائی کمشنر سب کو اعداد و شمار پیش کرکے اس اعتراف پر مجبور کردیا ہے کہ واقعی اس محکمہ میں مسلمانوں کے حقوق ابتداء سے مسلسل طور پر اور ایک زبردست تنظیم کے ساتھ پامال کئے جارہے ہیں۔

اسکے ساتھ تو بعض جماعت نے تلافی مافات تو کجا آئندہ کے لئے احتیاط کو بھی دشوار بنا رکھا ہے۔ حکومت نے اس محکمہ میں جتنی ملازمتیں مسلمانوں کے لئے محفوظ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ وہ اعلان سر ظفر اللہ کے جانے سے پہلے صرف کاغذات کی زینت بن رہا تھا۔ انہوں نے ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا چارج لیتے ہی اس اعلان کو عملی صورت دینے کے لئے انتظامی مشینری کو حرکت دینی شروع کردی ہے۔ ان کی تحقیقاتی سرگرمی اور ریلوے محکمہ جات سے پوچھ گچھ کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ریلوے نے حکام کیلئے بے شمار کام بڑھ گیا حتیٰ کہ ایک اور انسپکٹر کی اسامی کا اضافہ کیا گیا۔ تمام محکموں سے انہوں نے سہ ماہی گوشوارے فراہم کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ اگرچہ اس راستے میں غاصب طاقتیں دیوار حائل بنیں۔ مگر سر موصوف کے عزم آہنین نے اپنے لئے اس خارزار میں راستہ پیدا کرلیا۔

ان گوشواروں کی خود جانچ پڑتال کرنے میں ان کا بہت سا وقت صرف ہوجاتا ہے بسلط گروہ انکے سرکلروں کو بہ لطائف الحیل معرض التوا میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اس کو بادل ناخواستہ پہلا کام بنا کر ان سرکلروں کی تعمیل کرنی پڑتی ہے۔ محکمہ جات کے تقررات میں توازن انتخاب کی ابتدا ہوچکی ہے۔ اگر سر ظفر اللہ کو اپنے منصب کی میعاد بھر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ تو یقیناً اس محکمے میں آئندہ مسلمانوں کو اچھوت نہ سمجھا جائیگا۔ سر ظفر اللہ سے برادران وطن یا کسی دوسری قوم کو اپنے حقوق کی پامالی کا خطرہ ہرگز نہ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ جہاں وہ اپنے ملی حقوق حاصل کرنے کے لئے غیر معمولی طور پر دلیر ہیں۔ وہاں دوسری قوموں کے حقوق کا بھی اتنا ہی احترام کرتے ہیں ؛

اپنے گذشتہ عارضی تقرر میں وہ اپنی انصاف پسندی اور غیر جانبداری کا ثبوت بارہا دے چکے ہیں۔ انہوں نے ایک سہ ہزاری منصب پانے والے یوروپین کو بے جا طور پر دامن دراز دیکھکر ایسی فضا میں الگ کیا۔ جبکہ وائسرائے کا سارا مغربی سٹاف اس کی حمایت و سفارش پر تھا۔ مگر انہوں نے شخصیتوں کے رعب کو نظر انداز کرکے اُسے ہٹایا اور اس کی جگہ ایک مستحق ہندو کو دلوائی ؛

مذہبی دنیا کے متعلق اہم واقعات

سکھوں میں چھوت چھات

ہم نے بہت مایوسی سے سکھ دھرم میں نام نہاد اچھوت سکھوں کی پوزیشن کے متعلق متعدد مضامین پڑھے ہیں۔ حال ہی میں سردار شیر سنگھ اور سردار بہادر مہتاب سنگھ (لاہور) نے "ٹریبیون" کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سکھوں میں چھوا چھوت موجود نہیں۔ اور اونچی ذات کے سکھوں اور اچھوت سکھوں کے درجہ میں کوئی فرق نہیں اور نہ ہی ذات پات کا امتیاز روا رکھا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے مضامین میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تمام سکھوں میں مساوی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ افسوس کہ اب سکھوں نے گوردوارہ کے بنائے ہوئے زریں اصول مساوات کو بھلا دیا ہے اور سکھ مذہب میں مساوات اب داستان پارینہ ہو چکی ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ نام نہاد اچھوت سکھوں (خالصہ بھائی۔ رامداسئے مذہبی وغیرہ) کو اس بیسویں صدی میں بھی گوردواروں میں جاٹ سکھوں کے ساتھ بیٹھنے۔ ان کے کنوؤں سے پانی بھرنے اور ایک ہی لنگر سے کھانا کھانے کی اجازت نہیں۔ عام خیال کے مطابق جاٹوں میں تمام غیر کاشتکار اور نام نہاد اچھوت سکھوں کو کمین خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بذات خود بڑے حیثیت دار ہوتے ہیں۔ اگر سردار بہادر مہتاب سنگھ کو اس بات کا فخر ہے کہ ننکانہ صاحب میں اچھوت سکھوں کو لنگر میں کھانا پکانے کی اجازت ہے۔ تو انہیں ساتھ ہی اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ گو خود ال صاحب میں اچھوت سکھوں کو ایک ہی جگہ بیٹھ کر دوسرے سکھوں کے ساتھ لنگر میں پرشاد چکھنے تک کی اجازت نہیں۔ کیا وہ اصحاب جن کا یہ دعویٰ ہے کہ سکھوں کے درمیان مساوات کار فرما ہے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں گے۔

(۱) ایسے (اچھوت) سکھوں کی تعلیم کے لئے سکھ پنتھ نے کتنے سکول قائم کئے ہیں؟ (۲) کیا سکھ پنتھ کبھی گورنمنٹ کے پاس ایسے سکھوں کے لئے مقررہ تعداد ملازمتوں کی حاصل کرنے کے لئے گیا ہے؟ (۳) خالصہ سکولوں اور کالجوں میں کتنے اچھوت سکھوں کو مفت تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہے؟ (۴) ایسے سکھوں کی مجلسی حالت اور درجہ (پوزیشن) کو بہتر بنانے کے لئے سکھ پنتھ نے کیا ذرائع اختیار کئے ہیں؟ (۵) ایسے سکھوں کے کتنے نمائندے صوبجاتی کونسلوں گوردوارہ کمیٹیوں اور دیگر سکھ انجمنوں میں کبھی بھیجے گئے۔ اگر کسی وجہ سے غیر کاشتکار سکھ کونسلوں یا دیگر انجمنوں میں لئے گئے ہیں تو وہ جاٹوں کے رسوخ کی وجہ سے ہے۔ لیکن وہ ایسے (اچھوت) سکھوں کے مفاد اور بہتری کے لئے کچھ کرنے کے ناقابل ہیں۔ کیونکہ ان کو ذاتی فائدہ کا خیال ہوتا ہے۔ ہمیں نہایت افسوس اور رنج سے کہنا پڑتا ہے کہ تاحال کسی سکھ سوسائٹی نے گورنمنٹ سے اس بارے میں ملاقات کرنے کی کوشش نہیں کی کہ سکھوں میں قطعاً ذات پات کا امتیاز نہیں ہے۔ اور وہ (گورنمنٹ) سکھوں کو بطور سکھ اپنے ریونیو ریکارڈ اور دیگر کاغذات میں درج کرے۔ پھر مساوات کا دعویٰ کیوں کیا جاتا ہے۔

(ہربنس سنگھ کر سیکرٹری شرومنی سکھ بورڈ جالندھر۔ ارور سنگھ جتھیدار پنتھ سیوک تحصیل جتھہ پھلور۔ سندر سنگھ وائس پریذیڈنٹ پنتھ سیوک جتھہ ضلع جالندھر۔ سرجن سنگھ جائنٹ سیکرٹری ڈسٹرکٹ خالصہ برادر جالندھر۔ گنڈا سنگھ سیکرٹری شری گورو سنگھ سبھا بلگہ (جالندھر)۔ دربار سنگھ سیکرٹری رام گڑھیا ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر۔ رلا سنگھ پریذیڈنٹ سنٹرل خالصہ برادری لیگ)

اہل تبت دلائی لاما کی تلاش میں

کلکتہ ۱۰ جنوری۔ تبت سے جو اطلاعات کلکتہ میں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ تاشی لاما نے اس سال واپس لاسہ نہ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ تبتی خیال کے مطابق یہ سال بڑا منحوس ہے۔ موجودہ تبتی سال کو "سؤر سال" کہا جاتا ہے اور ۲ فروری کو ختم ہوگا۔ جس کے بعد "چوہا سال" شروع ہو جائیگا۔ تاشی لاما جو آج کل سانگ کا یا جس نے تبت میں بدھ مذہب کے زرد فرقہ کی بنیاد رکھی تھی۔ کی جنم بھومی جکیم میں ہے نئے سال کے شروع میں لاسہ کو روانہ ہو جائے گا۔ تبت میں بالکل امن ہے۔ ایجنٹ اور وزرا کچھ روز ہوئے لہوکا جو سابقہ دلائی لامہ کی جائے پیدائش ہے۔ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ وہاں مقامی متبرک و مقدس مورتیوں کی پوجا کریں اور اب واپس لاسہ آ رہے ہیں۔

سارے تبت میں عبادت گاہوں میں دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ کہ نئے دلائی لاما کی تلاش کیلئے ان کی امداد کی جائے۔ لیکن اس وقت تک کوئی خاص نشان حاصل نہیں کیا جا سکا معلوم ہوا ہے۔ کہ چین کے دو افسران میں سے جو پچھلے چینی نیک خواہشات کے مشن میں سے تبت میں رہ گئے ایک فوت ہو گیا ہے۔

ہندوستان کی قسمت اور اچھوت

بمبئی ۱۰ جنوری۔ مسٹر ایس۔ آئی بسواس نے جو پسماندہ اقوام کی لیگ کے صدر ہیں، ایک بیان کے دوران میں بیان کیا ہے، کہ ہم نے ڈاکٹر امبیدکار کی ملاقات سے اندازہ کیا ہے۔ کہ ہندو مذہب کو ترک کرنیکے متعلق ان کا فیصلہ قطعی ہے۔ اور ان کے موجودہ اعلان میں کسی قسم کی سیاسی سازش موجود نہیں ہے۔ اگر جاتی ہندوؤں نے ان سے کسی قسم کا تصفیہ نہ کیا تو یہ معاملہ سخت خطرناک صورت حالات پیدا کر دے گا۔ ڈاکٹر امبیدکار اب بھی مسلمانوں اور عیسائیوں سے بحث و تمحیص کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے مستقبل کا بہت زیادہ حصہ پسماندہ اقوام پر دارومدار رکھتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کہ میں ان حالات و کوائف سے پورا استفادہ کروں گا ڈاکٹر امبیدکار مطمئن ہیں کہ اچھوتوں کی امداد سے ہندوستان کو یا تو ہندوؤں کا ہندوستان یا مسلمانوں کا یا عیسائیوں کا ہندوستان بنا دیں گے مسٹر ایس آئی بسواس اپنے بیان کے آخری حصے میں جاتی ہندوؤں کے طرز عمل پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔

شہید گنج میں اذان دینے کا جرم

لاہور ۱۳ جنوری۔ شہید گنج میں اذان دینے کے جرم میں گرفتار شدہ ایک شخص جنگے خان نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا:۔

کہ میں نے گوردوارہ کے اندر داخل ہو کر اذان دی تھی۔ اور جب نماز پڑھنے لگا۔ تو پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ مجھے اللہ کی طرف سے اشارہ ہوا تھا۔ کہ میں گوردوارہ شہید گنج میں نماز پڑھوں اور اذان دوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں نے وہاں اذان دی تھی۔ گوردوارہ مندر۔ اور مسجد تمام خدا کے گھر ہیں۔ اور مجھے پورا حق تھا۔ کہ میں گوردوارے کے اندر جا کر خدا کا نام لوں۔ میں مندر مسجد چرچ اور گوردوارہ کو ایک خیال کرتا ہوں۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کیلئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائینگے۔ ان سے محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں ؛

مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہونگے۔

سائز۔ ۹½ تا ۱۱ سادہ ٹسرہ۔ ۳ر، ۴ر، ۵ر، ۶ر ؛
" ۸ تا ۹ " " ۳ر، ۴ر، ۵ر، ۵ر ؛
" ۸ تا ۹ ڈیزائن دار۔ ۶ر
" ۹½ تا ۱۱ اونی - ۱۲ر
" ۸ تا ۹ " - ۸ر

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا

جنرل مینیجر

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہان میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مُردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا ؛

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور (رجسٹرڈ)

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر۔ یا معدہ۔ کمی بھوک۔ کمزوری شانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا

عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی رقلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے

قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۱۲ مکمل خوراک ۳ ۱۲ علاوہ محصولڈاک ؛

دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان (پنجاب)

اگر آپکو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اسکے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے اسکی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن و جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پاتا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے قیمت ڈھائی روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگوائیے ؛

ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۱۴ جنوری۔ حکومت عراق نے لیگ سے درخواست کی ہے۔ کہ لیگ کونسل کے ایجنڈا سے سرحدات عراق کے تنازعہ کا معاملہ اڑا دیا جائے۔ کیونکہ عراق اور ایران کے درمیان اس کے تصفیہ کے لئے بلاواسطہ افہام و تفہیم جاری ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو جنوری کے آخیر میں کسی پرائیویٹ کام کے لئے لنڈن آئیں گے۔

کینٹن ۱۴ جنوری۔ گذشتہ شب طلبا کی دو جماعتوں میں شدید تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے اشخاص مجروح ہوئے کینٹن میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں فوج متعین کر دی گئی ہے۔ یونیورسٹی کے چانسلر اور دوسرے ارباب اقتدار طلبا پر قابو نہ رکھ سکنے کی وجہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ دہلی میں ہوائی مرکز قائم کیا جائے گا۔ جس کا افتتاح ۱۴ فروری کو ہو گا۔

امرتسر ۱۴ جنوری۔ سید جماعت علی شاہ صاحب نے امرتسر میں مسجد شہید گنج کانفرنس بلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے لاہور کے سرکردہ کارکنوں نے ان سے درخواست کی کہ کانفرنس کو ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن وہ اس پر رضامند نہیں ہوئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امرتسر کے تمام کارکنوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ کانفرنس میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں گے۔

کلکتہ ۱۴ جنوری۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے ایک کانگرسی کارکن کی سول نافرمانی کے جرم میں قید بھگتنے کے علاوہ جرمانہ کی وصولی کے سلسلہ میں اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خاص حالات کے علاوہ یہ بات انصاف سے بعید معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب کوئی شخص جرمانہ کے عوض سزا کاٹ چکا ہو۔ تو اس سے جرمانہ بھی وصول کیا جائے۔

ڈیسی ۱۴ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اطالویوں نے سکوٹا کے مقام پر جو میکالے سے ۱۸ میل پر واقع ہے شدید بمباری کی۔ ایک گرجا گھر کو آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں دس اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ سو اشخاص کی آنکھیں جاتی رہیں تمام گاؤں تباہ ہو گیا۔

عدیس آبابا ۱۴ جنوری۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے تمام محاذوں پر پرواز کر کے جاسوسی شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈیسی پر جہاں شاہ حبشہ مقیم ہے بمباری کی جائے گی۔

اسمارہ ۱۴ جنوری۔ مسولینی کا لڑکا وِٹّار یو ایک ہوائی جہاز میں امبا رڈم کے مقام پر بمباری کر رہا تھا۔ کہ اچانک اس کے جہاز کو نیچے سے ایک گولہ لگا۔ وہ بال بال بچ گیا۔ لیکن جہاز کا انجن خراب ہو گیا۔

پورٹ سعید ۱۴ جنوری۔ اٹلی سے افریقہ کو کمک بھیجی جا رہی ہے۔ اور بہت سا اسلحہ اور بارود وغیرہ بھی بھیجا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۷ جنوری سے لے کر ۱۲ جنوری تک ۲۹ ٹن زہریلی گیس۔ اور ۵۹۳ ٹن بارود بھیجا گیا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ برطانیہ اور فرانس نے آپس میں سمجھوتہ کیا ہے۔ کہ اگر بحیرۂ روم میں برطانوی بیڑے پر اٹلی نے حملہ کیا۔ تو برطانوی فرانس کی بحری طاقت کو کام میں لائیں گے۔ اور برطانیہ کا محکمہ پرواز فرانس کی ہوائی طاقت کو استعمال کرے گا۔

ناگپور ۱۴ جنوری۔ ڈاکٹر کھارے ایم۔ ایل اے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کریں گے۔ جس میں گورنر جنرل سے سفارش کی جائے گی کہ وہ اس بے چینی کے پیش نظر جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سے پیدا ہوئی ہے۔ ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ دیئے جانے کا معاملہ لیگ آف نیشنز کے سامنے پیش کریں۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ سال کے بجٹ میں تین کروڑ روپے کی بچت کی جائے گی۔ بعض حلقوں کا بیان ہے کہ چاندی پر محصول بالکل ہٹا دیا جائے گا۔

پیپنگ ۱۴ جنوری۔ چین کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ جاپان۔ شانسی اور شنشنگ کے صوبجات کو نانکن حکومت کے قبضہ سے نکال کر ہوپی اور چہار کی نئی حکومت کے ساتھ ملانے کی کوشش کرے گا۔

مدراس ۱۴ جنوری۔ افواہ ہے۔ کہ حکومت مدراس کی لوکل سیلف گورنمنٹ کے نظم و نسق پر شدید نکتہ چینی سے متاثر ہو کر وزیر صیغہ نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اسمارہ ۱۴ جنوری۔ علاقہ ٹمبین میں اڑتالیس گھنٹے تک اطالوی اور حبشی افواج میں جنگ ہوتی رہی۔ حبشی افواج نے نہایت جانفشانی سے میکالے پر حملہ کیا لیکن اطالوی طیاروں کی بمباری سے عاجز آ کر انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔

جنیوا ۱۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ لیگ کونسل کا اجلاس ۲۰ جنوری کو منعقد ہو گا اس میں اٹلی کے خلاف تعزیرات کو وسیع کرنے کا سوال زیر غور لایا جائے گا۔ اطالوی حلقے پھر چراغ پا ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر تیل پر پابندی عاید کی گئی۔ تو اسے فوجی تعزیرات سمجھا جائے گا

دہلی ۱۴ جنوری۔ سنا جاتا ہے۔ کہ لنڈن میں ہندوستان کے موجودہ ہائی کمشنر کے ریٹائر ہونے پر سر عبد القادر کے تقرر کا امکان ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ آج شب بحری کانفرنس میں جاپانی اور برطانوی نمائندوں کی دو گھنٹے کی گفت و شنید کے بعد اعلان کیا گیا کہ بحری کانفرنس التوا میں ڈال دی گئی ہے۔ جاپانی نمائندہ ٹوکیو سے ہدایات طلب کر رہا ہے۔

ملتان ۱۴ جنوری۔ ریاست بہاولپور میں مزید ہندو لیڈروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہندو مختلف شہروں میں ہڑتال کر رہے ہیں۔

الہ آباد ۱۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو نے اس بات کی امید ظاہر کی ہے۔ کہ وہ کانگریس کے آئندہ اجلاس میں شریک ہو سکیں گے۔

جنیوا ۱۴ جنوری۔ بیلجیم نے حبشہ پر لیگ کے انتداب کے قیام کی جو تجویز پیش کی تھی اس کے متعلق سرگرمی کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ لیگ کے حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تجویز منظور بھی ہو جائے۔ تو قیام امن کے لئے اور بہت کچھ کرنا پڑے گا۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ واردھا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر گاندھی عنقریب ان کے دباؤ کا معائنہ کرانے کے لئے بمبئی جا رہے ہیں۔

کولہاپور ۱۴ جنوری۔ مسٹر جیکار نے ایک تقریر کے دوران میں جدید آئین کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "فیڈریشن سے باہر رہنے میں خطرہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ نئے آئین کو چلانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں"

منیلا ۱۴ جنوری۔ جزائر فلپائن میں جبری فوجی ملازمت کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس اعلان پر اپریل ۱۹۳۶ء سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

شیخوپورہ ۱۴ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ نے صدر بلدیہ کو ایک نوٹس دیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ کانگرس گولڈن جوبلی منانے کے لئے ان سے اجازت حاصل نہیں کی گئی۔ اس لئے کمیٹی وجہ بیان کرے کہ کیوں نہ اناج منڈی کو بند کر دیا جائے۔

رنگون ۱۴ جنوری۔ گذشتہ شام انڈین کمیونٹی کی طرف سے آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی۔ مسٹر ایم۔ ایم رفیع ایم ایل اے میئر رنگون کارپوریشن نے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے برما میں مقیم ہندوستانیوں کے تجارتی مفاد کے تحفظ کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔ جس کے جواب میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تقریر فرمائی۔

لاہور ۱۴ جنوری۔ ظفر الٰہی مقتول کے واقعہ قتل کی سازش کی تفتیش شروع ہے۔ اس سلسلہ میں جائے وقوعہ کے بہت سے ہندو دوکاندار ہوجی گارڈ میں بلائے گئے۔

مدراس ۱۴ جنوری۔ مدراس لیجسلیٹو کونسل کی متحدہ نیشنلسٹ پارٹی کے ممبروں نے اجلاس منعقد کر کے اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ پارٹی سے سفارش کی جائے۔ کہ وہ بحیثیت مجموعی کانگرس پارٹی کے ساتھ مل جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی